موت سے

عبرت حاصل کیجئے

شبِ براءت 1439 کا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه　　وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدنا طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ کے چہرۂ انور پر خوشی کے آثار نُمایاں تھے، میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آج آپ بڑے خوش نظر آرہے ہیں تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جبریلِ امین نے مجھے آکر خبر دی کہ یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درودِ پاک پڑھتا ہے اللہ کریم اس پر 10 بار رحمتیں بھیجتا ہے، 10 گناہ معاف فرماتا ہے، 10 درجات بلند فرماتا ہے۔

(مسند احمد، ۵/۵۰۹، حدیث: ۱۶۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک بار دُرود شریف پڑھنے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ایک دُرود شریف پڑھنے سے 10 گناہ معاف ہوتے ہیں، ایک دُرود شریف پڑھنے سے 10 درجات کی بُلندی ہوتی ہے، مرحبا! مکی مدنی، نبی اُمّی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں سے کتنا پیار کرتے ہیں کہ اُمّتیوں پر رحمت نازل ہوتی ہے، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں، اُمّتی کے گناہ معاف ہوتے ہیں، آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں، اُمّتی کے درجے بُلند ہوتے ہیں، آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوتے ہیں۔ برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبّت
ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو

(ذوقِ نعت، ص۱۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔"(1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گا، ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی

1...معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی...الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا، ☆ضرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا، ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا، ☆بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شبِ براءت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی بڑی عظیم رات ہے، رحمتوں والی عظیم رات ہے، کیونکہ اس رات اللہ پاک اپنے بندوں پر رحمت نازل فرماتا ہے، دُعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، حدیثِ پاک کے مطابق اس رات اللہ پاک کی طرف سے بندوں کو اپنی حاجتیں پوری ہونے کی دُعائیں مانگنے کی دعوت دی جاتی ہے، آج بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے کیونکہ اس رات رِزْق میں برکت کی دُعائیں بھی قبول کی جاتی ہیں اور لوگوں کے سال بھر کے رِزْق کا فیصلہ بھی کر دیا جاتا ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے کیونکہ اس رات بنی کَلْب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر یعنی بے شمار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، سعادت مندی یا بدبختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرت سیدنا عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ! ہم نہیں جانتے کہ ہمارے بارے میں کیا لکھا جائے گا؟۔

اے کاش! ہم موت سے عبرت حاصل کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ ہر جاندار کو **موت** کے دروازے سے گُزرنا پڑے گا۔ **موت** کا وَقْت یقیناً مُعَیَّن ہے مگر ہمیں اس کا علم نہیں کہ کب **موت** سے ہمارا سامنا ہو جائے۔ لیکن جب سر اور داڑھی کے بالوں میں چاندنی چمکنے لگے (یعنی سفید بال ظاہر ہو جائیں) اور عُمر بھی زِیادہ ہو جائے تو پھر جان لینا چاہیے کہ اب اِمتحان سر پر ہے کیونکہ جوانی کی اُڑان کے بعد

بُڑھاپے کی ڈھلان گویا موت کا پیغام دیتی ہے۔ آج اپنے **اعمال کا جائزہ** لینے کی رات ہے، اپنے گریبان میں جھانک کر، مکمل توجہ کے ساتھ اپنے اعمال پر غور کرنا ہو گا کہ اللہ پاک کی طرف سے ملنے والی انمول نعمت **"زندگی"** کے قیمتی ایّام کو کیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی **اِطاعت و** فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح وشام گُناہوں کا ہی سلسلہ جاری ہے، اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ کیا رمضان المبارک کے عِلاوہ بھی قرآنِ کریم کی تلاوت وزِیارت کی سعادت ملتی ہے یا نہیں؟ اپنا جائزہ لینا ہو گا کہ میرے نیک اعمال میں اِضافہ ہو رہا ہے کہ نہیں؟

قُربان جائیے! ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی **مدنی سوچ** پر! جو ہر دم نیکیاں کرنے کے باوجود بھی اللہ پاک کے خوف سے تھر تھر کانپتے اور اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہتے، گویا ہر شب کو شبِ قدر کی طرح سمجھتے یعنی رات بھر عِبادت میں گزار کر اُس رات کی قدر کرتے، اِسی طرح ہر شب کو **شبِ** براءت کی طرح سمجھتے۔ **اے کاش!** ہمیں حقیقی معنوں میں **"موت سے عِبرت"** حاصل ہو جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان بسا اوقات موت سے غافل ہو کر اپنے دنیاوی روشن مستقبل کی فکر میں مگن ہو جاتا ہے اور ساری زندگی اسی سوچ و فکر میں لگا رہتا ہے کہ کبھی میرا کاروبار بھی وسیع پیمانے پر ہو گا، کبھی میں بھی عالیشان مکانات اور مہنگی ترین گاڑیوں کا مالک بنوں گا، میرے پاس بھی مال و دولت کا انبار ہو گا، نت نئے علوم و فنون کی ڈگریاں حاصل کروں گا، میرے بچے بھی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کریں گے مگر وہ اس سے غافل ہو جاتا ہے کہ ایک دن موت میری ان تمام خواہشات کے خوابوں کو چکنا چُور کر دے گی اور میرا رشتۂ حیات ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے کاٹ کر رکھ دے گی، موت سے نہ پہلے کوئی بچ سکا ہے نہ ہی آئندہ اس سے بچ نکلنے کی کوئی صورت ہے۔ آیئے! آج ہم موت سے پہلے اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے کیلئے گزرے ہوئے لوگوں کی عبرتناک اموات کے

بارے میں سُنتے ہیں اور ان سے حاصل ہونے والے نصیحت کے مدنی پھولوں کو چُن کر موت کی تیاری کرنے کی نیّت کرتے ہیں، چنانچہ

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"عیون الحکایات (حِصّہ اوّل)"** کے صَفْحہ نمبر 330 پر ہے: حضرت سیدنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ہِقْل بن زِیاد اوزاعی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ وعظ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم اللہ پاک کی ان نعمتوں کا بہت شکر ادا کرو، جن کی وجہ سے تم اللہ پاک کی بھڑکائی ہوئی اُس آگ سے دُور کر دیئے گئے جو دلوں تک چڑھ جاتی ہے۔ تم ایسے گھر میں ہو، جس میں تھوڑی ہی دیر ٹھہرنا ہے اور تم بہت ہی قلیل عرصہ کے لئے ان لوگوں کے نائب (Deputy) بن کر آئے ہو، جن کی عمریں تم سے زیادہ تھیں، ان کے جسم تم سے زیادہ لمبے تھے، انہوں نے پہاڑوں کو کھود کر پھاڑ ڈالا اور چٹانیں توڑ ڈالیں۔ وہ ایسے جنگجو اور بہادر (Brave) تھے کہ شہروں میں پہنچ کر شدید حملہ کرتے، ان کے اجسام ستونوں کی مانند تھے۔ انہوں نے اس فانی دنیا میں بہت کم وقت گزارا۔ گردشِ ایام نے ان کی طویل عمریں گھٹا دیں، ان کے نشانات مٹا دیئے، ان کے گھروں کو ویران کر دیا۔ ان کے ذکر کو بُھلا دیا، ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔ جو لوگ بہت گرجدار آواز میں باتیں کرتے تھے، مرنے کے بعد کبھی ان کی دِھیمی سی آواز بھی سنائی نہ دی۔ وہ فضول امیدوں میں پڑے عیش و عشرت سے زندگی بسر کر رہے تھے۔ انہوں نے لوگوں کے انجام سے عبرت حاصل نہ کی اور غفلت کی وادیوں میں بھٹکتے رہے۔ اچانک رات کے وقت ان پر اللہ پاک کا عذاب نازل ہوا تو ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں سوئے ہی رہ گئے (یعنی موت کے منہ میں اُتر گئے) جو باقی رہ گئے تھے، وہ عذاب کے آثار و نشانات، زوالِ نعمت اور تباہ و برباد گھروں کو دیکھنے لگے، ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے عبرت و نشانیاں ہیں جو دَردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ان کے بعد

تمہاری عمریں کم ہوگئی ہیں۔ دنیا فنا کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اب ہر طرف بُرائیوں کا دور دورہ ہے۔ عفوو درگزر پیٹھ پھیر گیا، خیر خواہی اور نرمی رخصت ہوگئی۔ اب عبرتناک ہولناکیاں، مختلف قسم کی سزائیں، فتنہ وفساد، لغزشوں کی بھرمار اور گزرے ہوئے ان لوگوں کی بُری باتیں باقی رہ گئیں، جن کی وجہ سے خشکی اور سمندر میں فساد برپا ہوا۔ اے لوگو! تم ان غافلوں کی طرح نہ ہوجانا، جنہیں طویل عمری کی جھوٹی امیدوں نے دھوکے میں ڈالے رکھا۔ (عیون الحکایات، ۱/۱۰۸)

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہوگئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے زمیں کھاگئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
اَجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا اِسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لیکے کیا کیا نہ حسرت سِدھارا پڑا رہ گیا سب یُونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد افسوس! کہ فی زمانہ ہم بھی مال و دولت کمانے، بیہودہ فیشن اپنانے اور دنیا کی رنگینیوں میں دل لگانے میں مشغول ہیں۔ روزانہ نہ جانے کتنے لوگوں کی موت کے واقعات سنتے ہیں، مثلاً فُلاں شخص کینسر کا مریض تھا، انتقال کرگیا، فُلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک)

ہوا اچانک فوت ہو گیا، فُلاں اچھا بھلا نوجوان موٹر سائیکل حادثے میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا، فُلاں کو گولی لگی اور وہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ اسی طرح ہم آئے دن جنازوں میں شریک ہوتے ہیں، کسی کو اپنے ہاتھوں غسل و کفن دیتے ہیں، کسی کو قبر میں بھی اُتارتے ہیں، لیکن وقتی طور پر غمزدہ ہونے کے بعد پھر وہی لوگوں کو دھوکا دینا، کسی کا حق مارنا، بِلاوجہ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور دُنیا کی رنگینیوں میں ملوث ہونا ہماری زندگی کا معمول بن جاتا ہے اور ہم موت کو بُھول کر اپنے رَبِّ کریم کی نافرمانی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جس طرح آج ہم کسی کو غسل دے کر، کفن پہنا کر قبر میں اُتار رہے ہیں، ایک دن ہمارے ساتھ بھی یہی معاملات کئے جائیں گے کیونکہ موت برحق ہے اور ہر ایک کو اس کا مزہ چکھنا ہے اور اچھے بُرے عمل کی جزا کے طور پر اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے:

پارہ 17 سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآء کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ(۳۵)

(پ۱۷، الانبیآء: ۳۵)

تَرجَمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ حقیقت ہے کہ جس جاندار نے زِندگی کا جام پی لیا ہے اس نے موت کا پیالہ بھی پینا ہے۔ اَمیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا وزیر، چوکیدار ہو یا دُکاندار، پروفیسر ہو یا اَن پڑھ، عالم ہو یا غیرِ عالم، مُسلم ہو یا غیر مُسلم اسے ضرور موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہم دُنیا کے کسی بھی گوشے میں پہنچ جائیں اور اپنے طور پر موت سے بچنے کیلئے چاہے کتنے ہی انتظامات کرلیں، لیکن موت بہر صورت آکر رہے گی جیسا کہ پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 78 میں ارشادِ باری ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ

تَرجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مَضْبُوط قلعوں میں ہو۔

(پ ۵، النسآء:۷۸)

اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت تفْسیرِ نعیمی میں ہے کہ ہر شخص کی موت کا وَقْت، موت کی جگہ مُقَرَّر ہے، کوئی اس سے کسی تدبیر (Plan) اور کسی حِیلہ سے بچ نہیں سکتا، تم جہاں کہیں رہو اپنے وَقْت پر موت تم کو ضَرور پہنچے گی اگرچہ تُم مَضْبُوط قلعوں یا آسمان کے بُرجوں میں پہنچ جاؤ، زِندگی کیلئے کتنے ہی حِفَاظَت کے سامان بنالو مگر مَروگے ضَرور۔ (تفسیرِ نعیمی، پارہ۵، النسآء تحت الآیۃ:۷۸، ۵/ ۲۴۲)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے　　بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی　　عاقل و نادان آخر موت ہے

موت کی جگہ مُعَیَّن ہے:

حضرتِ سَیِّدُنا شہر بن حَوْشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سَیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور آپ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص کو مسلسل دیکھتے رہے پھر باہر چلے گئے، اس شخص نے حضرتِ سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: یہ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ اس نے کہا: میں نے ان کی طرف دیکھا تو وہ مجھے یوں دیکھ رہے تھے جیسے مجھے ہی لینے آئے ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے مجھے بچالیں اور ہوا کو حکم دیں کہ وہ مجھے ہِنْد کے کسی دُور دراز علاقہ میں پہنچادے۔ حکم سنتے ہی ہوا نے اسے ہند پہنچادیا، حضرتِ سَیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام جب دوبارہ آئے تو سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تم میرے قریب بیٹھے شخص کو مسلسل کیوں دیکھ رہے تھے؟ انہوں

نے عرض کی: مجھے اس پر حیرانگی ہورہی تھی کہ مجھے حکم یہ ملا تھا کہ کچھ دیر بعد اس کی رُوح ہند میں قبض کروں حالانکہ وہ آپ کے پاس بیٹھا تھا۔(حلیۃ الاولیاء، ۱۵۵/۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ موت کا دن مُقرّر ہے ہر ایک کو موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے، ہم چاہے کیسے ہی مَضْبُوط مکان میں خُود کو بند کرلیں یا کتنے ہی بلند ترین مقام پر جا بیٹھیں لیکن اپنی موت سے کسی صورت نہیں بچ سکتے۔ جب کسی کے جِسْم سے رُوح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ مرحلہ اِنْتِہائی دُشوار ہوتا ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کے بارے میں پارہ 26 سُوْرَۂ قٓ آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اورآئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

(پ ۲۶، قٓ: ۱۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت کی سختیاں وہی محسوس کرسکتا ہے جس پر نزع کا عالم طاری ہو۔ موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا انتہائی دشوار عمل ہے۔ موت کی اس تلخی کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

مرنے کے بعد بھی موت کی کڑواہٹ:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"حکایتیں اور نصیحتیں"** کے صَفْحہ نمبر 553 پر ہے: حضرت سیّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرتِ سیّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے حضرتِ سیّدُنا سام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قَبْر سے گُزرے تو بنی اِسْرائیل نے

عَرض کی: ”اے رُوحُ اللہ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا فرمائیں کہ وہ اس قبْر والے کو زِنْدہ کرے تاکہ ہم اِس سے موت کا تذکرہ سُنیں۔“ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس قبْر کے قریب دو رَکعت نماز اَدا کرنے کے بعد اللہ پاک سے حضرتِ سَیِّدُنا سام بن نوح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زِنْدہ کرنے کی دُعا کی تو اللہ پاک نے اُنہیں زِنْدہ فرمادیا۔ وہ سَر سے مٹی جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوگئے، ان کے سَر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِسْتِفْسار فرمایا: یہ سفیدی تو تمہارے زَمانے میں نہیں تھی۔ اُنہوں نے فرمایا: یَا رُوحَ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں آواز سُن کر سمجھا کہ قِیامت قائم ہوچکی ہے، اِس کے خوف سے میرے سر اور داڑھی کے بال سفید ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تمہارے اِنْتقال کو کتنا عرصہ ہوا؟ اُنہوں نے بتایا: چار ہزار سال۔ مگر اب تک موت کی سختی اور کڑواہٹ مجھ سے نہیں گئی۔ (الروض الفائق، ۲۸۵)

کیا خوشی ہو دل کو چندِ زیست سے
غمزدہ ہے جان آخر موت ہے

مُلکِ فانی میں فنا ہر شے کو ہے
سُن لگا کر کان آخر موت ہے

بارہا عِلْمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مت مان آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت کی تکلیف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! روح نکلنے کی تکلیف اور موت کی سختی بہت شدید ہوتی ہے۔ ذرا غور کیجئے! اگر ہمارے ہاتھ میں ذرا سی چُھری (Knife) کی نوک ہی لگ جائے یا پاؤں میں کانٹا (Thorn) چُبھ جائے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے؟ کیسے کراہتے ہیں؟ ہمارے سامنے کسی کی اُنگلی کٹ جائے اور خون بہنے لگے تو ہمارے ہمارے بدن میں جُھرجُھری کی لہر دوڑ جاتی ہے اور ہم سے دوسرے کی

تکلیف دیکھی نہیں جاتی حالانکہ موت کی تکلیف تو چُھری سے کاٹنے، آروں کے چیرنے اور تلواروں کے وار سے بھی زیادہ شدید تر ہے، ہم وہ کیسے برداشت کرپائیں گے، منقول ہے: موت کی تکلیف تلوار کے وار سے زیادہ دشوار ہے، اس کا درد قینچیوں سے کاٹے جانے اور آروں سے چیرے جانے سے بھی زیادہ سخت ہے، اس لئے کہ تلوار سے کٹ جانے کی تکلیف بدن میں صرف اس وقت تک رہتی ہے جب تک اس میں قوت (یعنی حیات) باقی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے زخمی چِلّاتا اور فریاد کرتا ہے جبکہ موت کا معاملہ تو اس کے برعکس ہے، کیونکہ مُردے کے دل پر طاری ہونے والے کَرب واِضْطِراب کی شدّت اس کی آواز کو ختم کر دیتی اور قوت کو کمزور کر دیتی ہے۔ موت جسم کے ہر عضو کو اس طرح بے کارو بے زور کر دیتی ہے کہ اس سے قوتِ فریاد بھی چھین لیتی ہے۔ عقل کو مدہوش اور زبان کو خاموش کر دیتی ہے۔ (الروض الفائق، ۲۸۱)

غور کیجئے! موت کے سامنے بندہ کس قدر بے بس اور لاچار ہو جاتا ہے، موت اس کی زبان خاموش کر دیتی ہے اگر مرنے والا کسی کو مدد کیلئے پکارنا چاہے تو نہیں بُلا سکتا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمیں مرنا ہے مگر پھر بھی اس کی تیاری کرنے کے بجائے خود کو جھوٹے دِلاسے دیتے ہیں کہ میں نے پچھلے دنوں ہی تو چیک اپ کروایا ہے مجھے کوئی بیماری نہیں ہے، ابھی تو لمبی زندگی پڑی ہے بعد میں توبہ کر کے نیک اعمال کرلوں گا، بڑھاپے میں خوب نمازیں پڑھوں گا، شب بیداری بھی کروں گا بلکہ سارا سارا دن مسجد میں ہی پڑا رہوں گا، روزانہ تلاوتِ قرآن کا معمول بنالوں گا اور اپنے ربّ کو راضی کرنے کی کوشش کروں گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پاس اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ہم بڑھاپے تک زندہ رہیں گے بڑھاپا تو بہت دور کی بات ہے ہمیں تو یہ نہیں معلوم کہ آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن ہے یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری رات ہو گی، ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے سکیں گے یا نہیں؟ ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا

سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں شخص ٹھیک ٹھاک بیٹھا باتیں کر رہا تھا، بظاہر کوئی مَرض بھی نہیں تھا لیکن اچانک دل کا دورہ(Heart Attack)پڑا یا دماغ کی رَگ پھٹی اور چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گیا، لہٰذا بے جا خواہشات اور لمبی اُمیدوں کے بجائے ہمیں ہر وقت اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے، کیونکہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی اُمید موت سے غافل کر دیتی ہے اور اس آس پر جیتے جیتے اچانک موت کا وقت آجاتا ہے، ایسے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لمبی زندگی کی امید دل میں باندھ لینا جہالت اور نادانی کی وجہ سے ہوتا ہے جہالت اور نادانی یہ ہے کہ آدمی اپنی جوانی پر بھروسہ کر بیٹھے اور بڑھاپے سے پہلے مرنے کا خیال ہی دل سے نکال دے، لہٰذا ایسے شخص کو چاہیئے کہ وہ ان باتوں میں غور کرے کیا لاکھوں بچے جوانی کی دہلیز پر پہنچنے سے پہلے ہی موت کے شکار نہیں ہوئے؟ کیا ہزاروں انسان چڑھتی جوانی میں موت سے ہم آغوش نہ ہوئے؟ کیا سینکڑوں نوجوان بھری جوانی میں لقمۂ اَجَل نہ بنے؟ کیا کئی نوجوان بیماریوں کا شکار نہ ہوئے؟ ان باتوں میں غور و فکر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی دل میں بٹھالے کہ موت اس کے اختیار میں نہیں کہ جب یہ چاہے گا تو اسی وقت آئے گی، اس طرح غور و فکر کرنے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّ وَجَلَّ! غفلت دور ہو گی اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا۔(کیمیائے سعادت، رکن چھارم، منجیات، اسباب طول امل، ۹۹۶/۲-۹۹۵، ملخصاً)

بے وفا دنیا پہ مت کر اِعتبار
تُو اچانک موت کا ہو گا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
گر جہاں میں سو برس تُو جی بھی لے

قَبْر میں تنہا قِیامت تک رہے
جب فرشتہ مَوت کا چھا جائے گا
پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
موت آئی پہلوان بھی چل دیئے
خُوبصورت نوجوان بھی چل دیئے
کرلے توْبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی
قبْر میں ورنہ سَزا ہوگی کَڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موت واقعی ایسی چیز ہے کہ جس کے ہاتھوں ایسے بڑے بڑے پہلوانوں نے شکست کھائی، جو زندگی بھر کسی سے نہیں ہارے تھے، موت کے سامنے ان مغرور بادشاہوں نے بھی اپنا سر خم کرلیا، جو کسی کے سامنے سر جھکانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے، موت کے آگے اُن نامور جنگجو اور بہادر لوگوں نے بھی ہتھیار ڈال دیئے کہ جن کی بہادری کے قصّے زمانے میں مشہور تھے۔ یادرکھئے! موت کا آنا یقینی ہے مگر ہم خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور دنیا کی رنگینیوں میں کھوئے رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر مرنے سے پہلے موت اور قبر و حشر کی تیاری میں مصروف ہوجائیں اور اپنی نجات کا سامان کریں۔ موت اور قبر و حشر کے معاملات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"شرحُ الصُّدور"** کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔

کتاب "شرحُ الصدور" کا تعارف

یادرہے! یہ کتاب دراصل مشہور محدث اور شافعی بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیوطی

شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عَرَبی تصنیف "شَرحُ الصُّدُور بِشَرحِ حَالِ المَوْتٰی وَالقُبُوْر" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں موت کی پیدائش کا بیان ہے، اس کتاب میں موت کی یاد میں مددگار چیزوں کا بیان ہے، اس کتاب میں اچھے خاتمے کی علامات کا بیان ہے، اس کتاب میں قبر میں حساب و کتاب کا بیان ہے، اس کتاب میں میت کو قبر میں فائدہ دینے والی چیزوں کا بیان ہے، اس کتاب میں موت کے اچھے اوقات کا بیان ہے، اس کے علاوہ اس کتاب میں مُردوں کے احوال کے بارے میں بھی دیگر اہم ترین معلومات کا انمول خزانہ موجود ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمائیے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجئے اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دِلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔ آئیے! اس کتاب سے عبرت و نصیحت سے بھرپور ایک لرزہ خیز حکایت سنئے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کرنے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

رَقْص و سُرود کی محفل اور خوفناک آواز!

حضرت سیِّدُنا سعید بن ہاشم سُلَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بستی کے ایک شخص نے اپنی بیٹی کی شادی کے موقع پر اپنے گھر میں رقص و سُرود کی محفل برپا کی، اس گھر کے ساتھ ہی قبرستان تھا، رات کو جب یہ محفل اپنے جوبن پر تھی تو اچانک لوگوں نے قبرستان سے ایک خوفناک آواز سُنی، جس سے ان کے دل دہل گئے اور وہ ایسے خاموش ہو گئے گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو، پھر قبرستان سے کسی نے یہ اشعار پڑھے:

یَااَھْلَ لَذَّۃِ لَھْوٍ لَاتَدُوْمُ لَھُمْ   اِنَّ الْمَنَایَا تُبِیْدُ اللَّھْوَ وَاللَّعِبَا

کَمْ قَدْ رَاَیْنَاہُ مَسْرُوْرًا بِلَذَّتِہٖ   اَمْسٰی فَرِیْدًا مِّنَ الْاَھْلِیْنَ مُغْتَرِبَا

ترجمہ: اے لہو ولعب کی ناپائیدار لذّتوں میں مُنْہمک لوگو! بے شک موت لہو ولعب کو ختم کر دیتی ہے، کتنے ہی ایسے تھے جنہیں ہم نے اس لذّت میں مست دیکھا مگر وہ اپنے ہمراہیوں سے جدا ہو کر دنیا چھوڑ گئے۔

خدا کی قسم! ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دُولہے کا انتقال ہو گیا۔ (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب القبور، من هتف من المقبرة بموعظة، ۶/۵۷، حدیث: ۱۲)

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس عبرت ناک واقعے کو سُن کر ہمیں ڈر جانا چاہیے اور شادی (نکاح) جیسی عظیم سنّت کی ادائیگی میں خلافِ شریعت کاموں سے باز آجانا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر یہ شادی خانہ آبادی کے بجائے خانہ بربادی کا سبب بن جائے۔ آج اگر ہم اپنے معاشرے میں نظر دوڑائیں تو شادیوں میں کس کس طرح شریعت کی نافرمانیاں کی جاتی ہیں، یہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ جیسے جیسے شادی کے ایام قریب آتے ہیں گھر پر رشتے داروں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، شام ہوتے ہی گھر میں ڈھول تماشے اور طرح طرح کے کھیل شروع ہو جاتے ہیں، رقص و سُرُور کی محفلیں سجتی ہیں، جو رات دیر تک جاری رہتی ہیں حالانکہ یہ سب عبرت ناک انجام کا سبب بن سکتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: اس اُمّت میں زمین میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کا برسنا ہو گا۔ " مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کب ہو گا؟" ارشاد فرمایا: جب گانا گانے والی لڑکیاں یا لڑکے اور آلاتِ موسیقی عام ہو جائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔ (ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجآء فی علامة... الخ، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۹) شادی کے ان فنکشنز

میں مخلوط(Mixed) ماحول ہو جاتا ہے(یعنی مرد و عورت ایک ساتھ گھومتے پھرتے) اور پھر بد نگاہیوں، بے پردگیوں اور حرام کاموں کا نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، حالانکہ شریعت میں نامحرموں کے ساتھ میل جول کی مذمّت آئی ہے، چنانچہ حضرت سَیِّدُنا علامہ ابُوالفرج عبد الرّحمن بن جوزی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نقل فرماتے ہیں: عورت کے مَحاسن (یعنی حُسن وجمال) کو دیکھنا اِبلیس کے تِیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تِیر ہے، جس نے نامَحْرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی، اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔(بحرالدموع،ص ۱۷۱)

اسی طرح ٹیپ ریکارڈر یا اِیکو سسٹم بلکہ اب تومَعَاذَاللہ موبائل پر سارا سارا دن گانے چلائے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! گانے باجے سننا گناہ ہے بلکہ کہیں سے اس کی آواز آرہی ہو تو وہاں سے ہٹ جانا اور نہ سننے کی بھرپور کوشش کرنا ضَروری ہے چُنانچِہ حضرتِ علامہ شامی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: بانسری اور دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشِش کرے۔(رَدُّالمُحتار ج۹ ص۶۵۱) گانے باجے سُننے والے نادان اپنی اس بیہودہ حرکت سے بیماروں، ضعیفوں(بوڑھوں) اور سونے والوں کا سکون برباد کرکے ان کی دل آزاری کرتے اور ان کی بد دعائیں لیتے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ان فضول رسموں اور حرام کاموں سے آلُودہ ہونے کے وجہ سے یہ شادیاں باعثِ برکت نہیں بلکہ وبالِ جان بنتی جارہی ہیں۔ لہٰذا شادی جیسی عظیم سُنَّت کو فضول رسومات، دِکھاوے اور گناہوں کا مجموعہ بنانے کے بجائے خالصۃً اللہ پاک اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا و خوشنودی کیلئے کریں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: اے لوگو! اللہ کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ پاک وہی اعمال قبول فرماتا ہے، جو اس کیلئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ پاک اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے۔ (دارقطنی،کتاب الطهارة ، باب النية

، ۱/۷۳، حدیث: ۱۳۰ ملتقطاً)

اللہ کریم ہمیں شادی جیسی عظیم سُنّت کو شریعت کے مطابق ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور خلافِ شریعت کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوشی کی تقریب ہو یا غمی کا موقع، تنگدستی ہو یا مال کی فراوانی ہمیں ہر حال میں شریعت کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ شریعت کی پیروی کرنے سے ہمیں دنیا میں بھی ڈھیروں برکتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی اس کا اجر و ثواب ملے گا اور شرعی احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے کو آخرت میں تو اس کا عذاب بھگتنا ہو گا مگر بسا اوقات ایسے شخص کو دنیا میں بھی لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بنا دیا جاتا ہے۔

سُود خور حکیم کی عبرتناک موت:

مدینۃ الاولیاء (ملتان شریف) میں ایک حکیم حکمت کی دکان چلاتا تھا، ایک دن وہ حکیم شام کو مطب (دواخانے/Clinic) سے فارغ ہو کر گھر گیا، کھانا کھایا، عشاء کی نماز پڑھی اور معمولاتِ شب سے فارغ ہو کر سو گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا تو اچانک وہ حکیم جاگ اٹھا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گیا۔ اس پر بے چینی کی کیفیت طاری تھی، کچھ دیر کے بعد ایک سنسنی خیز منظر یوں رونما ہوا کہ **اس کا پیٹ پھٹا اور تمام گھر میں گندگی اور بدبو کی شدید آندھی چل پڑی، جو پھیلتے پھیلتے پورے محلہ میں پھیل گئی**، بدبو اتنی شدید تھی کہ کئی افراد بیہوش بھی ہو گئے، اہلِ خانہ نے میونسپل کارپوریشن کے لوگوں کو راتوں رات بلایا اور اس بدبودار لاش کو کوڑا کرکٹ والی گاڑی میں ڈلوا کر شہر سے باہر پھینکوا دیا۔ اگلی صبح اس سنسنی خیز واقعہ کی خبر تمام علاقے میں پھیل گئی ہر شخص بے چین تھا کہ آخر یہ حکیم ایسا کون سا بُرا کام کیا کرتا تھا کہ اس قدر شدید عذاب کا شکار ہو کر مرا۔ اس بھیانک انجام کی خبر بتاتے

ہوئے ایک شخص نے بتایا کہ یہ حکیم مطب (دواخانے/Clinic) کے علاوہ سُودی لین دَین بھی کیا کرتا تھا اور سانحہ والے دن اس نے ایک مقروض عورت سے سُودی رقم کم ہونے پر بدتمیزی کی، جس پر اس نے بددعا دی اور یوں یہ حکیم سُودی لین دَین کی وجہ سے عبرتناک عذاب سے دوچار ہو گیا۔ (سُود اور اس کا علاج، ص۳۹-۴۰)

وہ ہے عَیش و عِشرت کا کوئی مَحل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

مُردہ اُٹھ بیٹھا

اسی طرح جوہر آباد (ٹنڈو آدم باب الاسلام سندھ) کے ایک کپڑے کے تاجِر کی لرزہ خیز داستان سنئے اور کانپئے: اخباری اِطّلاع کے مطابِق قبرِستان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ امام صاحِب نے جُوں ہی نمازِ جنازہ کی نیّت باندھی مُردہ اُٹھ کر بیٹھ گیا! لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ امام صاحِب نے بھی نیّت توڑ دی اور کچھ لوگوں کی مدد سے اس کو پھر لِٹا دیا۔ 3 مرتبہ مُردہ اُٹھ کر بیٹھا۔ امام صاحِب نے مرحوم کے رشتہ داروں سے پوچھا: کیا مرنے والا سُود خور تھا؟ انہوں نے اِثبات (یعنی تصدیقاً ہاں) میں جواب دیا۔ اِس پر امام صاحِب نے نمازِ جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا! لوگوں نے جب لاش قَبْر میں رکھی تو قَبْر زمین کے اندر دھنس گئی۔ اس پر لوگوں نے لاش کو مِٹّی وغیرہ سے دبا کر بِغیر فاتِحہ ہی گھر کی راہ لی۔ ہم قہرِ قَہّار اور غَضَبِ جبّار سے اُسی کی پناہ کے طلبگار ہیں۔

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

مختصر وضاحت: یعنی نہ ہی شاعری سے عشق کرنے والا رہے گا اور نہ ہی شہرت تلاش کرنے والے کا عاشق رہے گا۔ کیونکہ نہ تو پہلے کوئی رہا ہے اور نہ ہی آئندہ کوئی رہے گا البتہ نیکی و بھلائی کا ذکرِ خیر باقی رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ ان سُود خوروں کو دنیا میں کیسی عبرت ناک موت آئی، دنیا میں اس طرح کے لرزہ خیز واقعات بندوں کو گناہوں کے انجام سے ڈرانے اور سنّتوں بھرے رَستے پر چلنے کی ترغیب کیلئے دکھائے جاتے ہیں۔ عبرت کیلئے کبھی کبھی ظاہر کی جانے والی سزاؤں کے مناظِر کے علاوہ مزید خوفناک عذاب کا سلسلہ بھی اُن گنہگاروں کیلئے ہو سکتا ہے۔ اِس لرزہ خیز واقِعہ میں مرنے والے کو "سود خور" ظاہِر کیا گیا ہے۔ واقعی سُود کی بہُت زیادہ نُحُوست ہوتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 278 اور 279 میں ارشادِ باری تعالیٰ سنئے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ

(پ۳، البقرۃ: ۲۷۸-۲۷۹)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سُود اگر مسلمان ہو۔ پھر اگر ایسا نہ کرو تو یقین کر لو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا

تفسیر صِراطُ الْجِنَان جلد 1 صفحہ 413 پر اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت ان اصحاب کے حق میں نازل ہوئی جو سُود کی حُرمت نازل ہونے سے قبل سُودی لین دین کرتے تھے اور ان کی کافی بھاری سُودی رقمیں دوسروں کے ذمہ باقی تھیں، اس میں حکم دیا گیا کہ سُود کی حُرمت نازل ہونے کے بعد سابقہ بقیہ سُود لینے کی بھی اجازت نہیں۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۸،

۱/ ۲۱۷ ملخصاً)(صراط الجنان، ۱/ ۴۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے مسلمانوں پر سُود کو حرام قرار دیا ہے اور جو بدنصیب یہ جاننے کے باوجود بھی سُودی لین دَین جاری رکھے تو گویا وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے جنگ کرنے والا ہے۔ یاد رکھئے! سُود قَطْعِی حرام اور جَہَنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کی حُرْمَت کا مُنکِر (یعنی اس کے حرام ہونے سے اِنکار کرنے والا)، کافر اور جو حرام سمجھ کر اِس بیماری میں مُبْتَلا ہو، وہ فاسق اور مردُودُ الشَّہادَۃ ہے۔ (یعنی اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔) (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ۲/ ۷۶۸)

آیئے! سُود کی بیماری سے بچنے کیلئے اس کی مذمت پر احادیثِ مُبارکہ سنتے ہیں:

1. رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سُود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۳، حدیث: ۲۲۷۷)
2. **ارشاد فرمایا:** شبِ معراج میں ایسی قوم کے پاس سے گزرا، جن کے پیٹ کمروں کی طرح (بڑے بڑے) تھے، جن میں سانپ پیٹوں کے باہر سے دیکھے جارہے تھے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: "یہ کون لوگ ہیں؟" انہوں نے عرض کی: "یہ سُود خور ہیں۔" (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/ ۷۱، حدیث: ۲۲۷۳)

سُود و رِشوت میں نحوست ہے بڑی
اور دوزخ میں سزا ہوگی کڑی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی مختصر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، اس کا کوئی بھروسا نہیں، آئے دن

رُونُما ہونے والے یہ عبرت ناک واقعات ہمیں جھنجھوڑ کر موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جاننے کی صَدا دیتے ہیں، مگر اِن پر وہی کان دَھرتا ہے، جسے آخِرت کی بہتری کی فِکْر دامَن گیر ہوتی ہے۔ موت سے ہمکَنار ہونے والوں میں جوَان، بُوڑھے اور بچّے بھی ہوتے ہیں، موت نہ تو کسی کم عُمْر کو دیکھتی ہے نہ کسی کے دنیوی مقام و مرتبے کا لحاظ رکھتی ہے، کوئی نادار ہو یا مالدار موت کسی کی پروا نہیں کرتی اور نہ ہی کسی کی مَشغُولیّت یا فُرصَت کو خاطر میں لاتی ہے، کتنوں کے ڈاکٹر بننے کے سپنے ادھورے رہ جاتے ہیں، کتنوں کے بزنس میں ترقی کے خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو پاتے، کتنے ہی دنیاوی امتحانات میں کامیابی کیلئے شب و روز کوششیں کرنے والے قبر کے امتحان کی تیاری کئے بغیر ہی رخصت ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! ایک دن ہماری زندگی بھی ختم ہو جائے گی اور ساری آرزوئیں خاک میں مل جائیں گی، اچھی سے اچھی گاڑی گھر میں کھڑی رہ جائے گی، اعلیٰ سے اعلیٰ ڈِگریاں بھی دھری کی دھری رہ جائیں گی، آہ! انسان دنیا کے جس مکان کو نہایت مضبوط و مُستحکم بناتا اور عمدہ سے عمدہ انداز میں سجاتا ہے، وہ اُس کے پاس ہمیشہ نہیں رہتا، بِالآخِر دوسرے لوگ اُس کے اندر آباد ہو جاتے ہیں، اس کی خون پسینہ کی کمائی اور جمع شُدہ پُونجی اور "بینک بَیلنس" پر بھی دوسرے ہی لوگ قبضہ جماتے ہیں۔ آیئے! دنیا کی رنگینیوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے ارشادِ خداوندی سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ پارہ 25 سُوْرَۃُ الدُّخَان آیت 25 تا 28 میں ارشاد ہوتا ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍۙ(۲۵) وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍۙ(۲۶) وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَۙ(۲۷) كَذٰلِكَ- وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ(۲۸) (پ ۲۵، الدخان: ۲۵ تا ۲۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارث دوسری قوم کو کر دیا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! قرآنِ کریم بھی ہمیں آخرت کے مُتعلق فکر دِلا رہا ہے کہ تم سے پہلے عمدہ عمدہ مکانات بنانے والے، خوش نُما باغات لگانے والے اور لہلہاتے کھیت اُگانے والے جب

اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کے چھوڑے ہوئے اَثاثوں کا دوسروں کو وارِث بنا دیا گیا، ان کے نام ونشان مٹا دیئے گئے، ان کے تذکرے ختم ہوگئے، بس اب قبر میں وہ ہیں اور ان کے اعمال، اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی ورنہ بُرے اعمال کی صورت میں انجام بھی بُرا ہوگا۔ لہٰذا ہمیں ان عبرت ناک واقعات سے درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی موت کو یاد رکھنا چاہیے کیونکہ جو لوگ موت کو یاد رکھتے ہیں وہ دنیا کی رنگینیوں سے بچنے میں کامیاب ہوتے ہیں، گناہوں سے دور رہتے ہوئے اپنی زندگی نیکیوں میں بسر کرتے ہیں۔ احادیثِ مبارکہ میں موت کو یاد کرنے کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں، آیئے! اس بارے میں **4** فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے عرض کی گئ: اس کی صفائی کیسے ہوگی؟ فرمایا: موت کو یاد کرنے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوته، ۲/۳۵۲، حدیث: ۲۰۱۴ ملتقطاً)
2. ارشاد فرمایا: جو شخص دن رات میں (20) مرتبہ موت کو یاد کرتا ہے وہ شہید کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (قوت القلوب، ذکر التداوی... الخ، ۲/۴۳)
3. ارشاد فرمایا: موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔ (الموسوعة لابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الموت والاستعداد له، ۵/۴۳۸، حدیث: ۱۴۸ ملتقطاً)
4. ارشاد فرمایا: جسے موت کی یاد خوف زدہ کرتی ہے قَبْر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔ (جمع الجوامع، قسم الأقوال، حرف الهمزة، ۲/۱۴، حدیث: ۳۵۱۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ احادیثِ مبارکہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے موت کو یاد کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے موت کو یاد کرنے کے فضائل ارشاد فرمائے

ہیں کہ موت کو یاد کرنے سے دل کا زنگ دُور ہوتا ہے۔ موت کو یاد کرنے والے کو بروزِ قیامت شُہدا کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ موت کو یاد کرنے والے کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ موت کو یاد کرنے والے کی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے اور موت کو یاد کرنے والے کے دل سے دُنیا کی محبت ختم ہو جاتی ہے اور جو لوگ موت کو بھول کر دنیا کی رونقوں میں مست رہتے ہیں اور اپنی آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں تو ایسوں کی موت لوگوں کیلئے عبرت کا نمونہ بن جاتی ہے، چُنانچِہ

لہو ولعب میں مست بادشاہ کی موت

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ نے سیر کا ارادہ کیا تو پہننے کے لئے اچھے کپڑے منگوائے مگر پسند نہ آئے، دوسرے منگوائے وہ بھی پسند نہ آئے، آخر کار ایک لباس پسند کیا، اسی طرح سواری منگوائی مگر پسند نہ آئی، پھر کئی سواریاں لائی گئیں بالآخر بڑی مشکل سے ایک سواری پسند آئی، ابھی سوار ہوا ہی تھا کہ شیطان نے وسوسہ ڈال کر اسے غرور میں مُبتلا کر دیا، پھر بادشاہ نے اپنے لشکر کے ساتھ چلنا شروع کیا اور غرور کے سبب لوگوں کی طرف بالکل نہ دیکھا، اچانک بادشاہ کے قریب ایک خَستہ حال شخص آیا اور اسے سلام کیا مگر بادشاہ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا، اس شخص نے سواری کی لگام پکڑ لی، بادشاہ نے کہا: لگام چھوڑو! تم بہت بڑا خطرہ مَول لے رہے ہو، اس شخص نے کہا: مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے، بادشاہ نے کہا: ابھی ٹھہر جاؤ! جب سواری سے اُتروں تو بتانا۔ اس نے کہا: نہیں! ابھی بتاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر لگام پر گرفت سخت کر دی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے کہا: کام بتاؤ؟ اس نے کہا: راز کی بات ہے۔ بادشاہ نے اپنا سَر جھکایا تو اس شخص نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا: میں مَلَکُ الموت ہوں۔ یہ سُن کر بادشاہ کا رنگ اُڑ گیا، پھر ہَکلاتے ہوئے کہنے لگا: مجھے کچھ دیر کے لئے چھوڑ دو، تاکہ گھر والوں کے پاس جا کر کچھ ضروری کام نمٹاؤں اور انہیں اَلوداع کہہ سکوں۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! اب تم کبھی اپنے گھر والوں اور مال و دولت کو نہیں دیکھ سکو گے۔ یہ کہہ کر اس کی

روح قبض کی تو وہ ایک لکڑی کی طرح نیچے گر پڑا۔(احیاء العلوم،کتاب ذکر الموت...الخ،۵/۲۱۴،ملخصاً)

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے

ترا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر
یہ ہو گا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے

تُو اپنی موت کو مت بھُول کر سامان چلنے کا
زمیں کی خاک پر سونا ہے اینٹوں کا سِرہانا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ایک مغرور بادشاہ جو یادِ خُدا و یادِ مُصْطفٰے سے غافِل اور اپنی موت کو بُھلا کر سیر و تفریح اور دنیا کی رنگینیاں دیکھنے کیلئے نکلا تھا، لیکن اچانک موت کا شکار ہو کر اس کی ہنستی بستی دنیا ویران ہوگئی اور وہ اپنا مال و دولت، تاج و عزّت، خُدّام کی خوشامدانہ خدمت، والدین بہن بھائیوں کی شفقت و محبت کو چھوڑ کر اندھیری قبر میں پہنچ گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان بَہُت لمبے لمبے منصوبے (Planings) بناتا ہے مگر اُس کی اِس بات کی طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ لگام کسی اور کے ہاتھ میں ہے، جب یکایک لگام کِھنچے گی اور مرنا پڑ جائے گا تو سب کیا کرایا دھرے کا دھرا رہ جائے گا چُنانچِہ،

مدینۃُ الاولیاء ملتان کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بَسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، باہم مشورے سے عالیشان کوٹھی بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو خوب سجواتے رہے، یہاں تک کہ عظیمُ الشّان مکان تیّار ہو گیا۔ یہ نوجوان جب وطن واپَس آیا تو اُس عظیمُ الشّان کوٹھی میں رہائش کے لئے تیّاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدّر کہ اُس عالی شان مکان میں مُنتَقِل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس نوجوان کا اِنتِقال ہو گیا اور وہ اپنے روشنیوں سے جگمگاتے عالیشان مکان کے بجائے گُھپ اندھیری قَبْر میں مُنتَقِل ہو گیا۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نمونے مگر تُجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے یہ عِبرت کی جا ہے تَماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان اپنی دنیا کو بہتر بنانے کیلئے بہت کچھ سوچتا ہے کہ بہت سارا مال جمع کروں گا، فلاں کمپنی کی نئی گاڑی خریدوں گا، بہترین کوالٹی کا لباس زیبِ تن کروں گا، عالیشان مکان بناؤں گا اور اسے طرح طرح کی سہولیات سے آراستہ کروں گا مگر آہ! موت اس کی ان تمام خواہشات کو ملیا میٹ کر دیتی ہے۔ لہٰذا ابھی وقت ہے، ہوش میں آجانا چاہئے، اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنا چاہئے اور مرنے سے پہلے پہلے اپنی موت و قبر اور آخرت کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ موت کو یاد رکھنے اور قبر و حشر کے معاملات کی تیاری کے معاملے میں بزرگانِ دِین کا کردار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، یہ حضرات خوفِ خدا کی دولت سے مالا مال تھے، جو دنیا کی لذّتوں میں مشغول رہنے کے بجائے ہر وقت فکرِ آخرت میں مگن رہتے اور دوسروں کو بھی اس ناپائیدار دنیا کے دھوکے سے بچانے کی کوشش کرتے۔ آیئے! اس بارے میں ایک فکر انگیز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے، چنانچہ

فکرِ آخرت کا انداز

حضرت سَیِّدُنا اِبنُ الصِّمَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار اپنی عمر شُمار کی تو وہ 60 برس بنی۔ ان 60 برسوں کو 12 سے ضَرب دینے پر 720 مہینے بنے۔ 720 کو مزید 30 سے ضرب کیا تو حاصِلِ ضَرب اکیس ہزار چھ سو (21600) آیا۔ جو آپ کی مُبارَک عمر کے ایّام تھے۔ پھر اپنے آپ سے مُخاطِب ہو کر فرمانے لگے، اگر مجھ سے روزانہ ایک گناہ بھی سرزد ہوا ہو تو اب تک اِکّیس ہزار چھ سو (21600) گناہ ہو چکے! جبکہ اِس مدّت میں ایسے ایّام بھی شامل ہوں گے جن میں یومیہ (Daily) ایک ہزار تک بھی گناہ

ہوئے ہوں گے۔ یہ کہنا تھا کہ خوفِ خدا سے لرزنے لگے، پھر یکایک ایک چیخ ان کے منہ سے نکل کر فَضا کی پہنائیوں میں گم ہو گئی اور آپ زمین پر تشریف لے آئے۔ دیکھا تو رُوح پرواز کر چکی تھی۔ (کیمیائے سعادت، رکنِ چھارم، منجیات، مقامِ سیم، ۲/ ۸۹۱)

چند روزہ ہے یہ دُنیا کی بَہار — دِل لگا اِس سے نہ غافِل ذِی نَہار
عُمْر اپنی یُوں نہ غفلت میں گُزار — ہوشیار اے مَحْوِ غفلت ہوشیار
ایک دِن مَرْنا ہے آخِر مَوْت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخِر مَوْت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے بُزرگانِ دِین خوفِ خُدا سے کس طرح لرزاں وترساں رہا کرتے تھے۔ یہ حضرات بہت زیادہ عبادت و ریاضت اور گُناہوں سے دُوری کے باوجود بھی اپنے آپ کو گُناہگار تصور کرتے، حالانکہ اللہ کریم کی بارگاہ میں ان کا مقام و مرتبہ بہت اعلیٰ وارفع ہوتا ہے۔ یادرہے! خوفِ خدا اور فکرِ آخرت کی یہ مدنی سوچ صرف انہی تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اصلاحِ اُمّت کے یہ علمبردار معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے بھی بہت کوشش کرتے تھے۔ آیئے! نیکی کی دعوت سے مالامال 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1) اصلاحِ اُمّت کا جذبہ

حضرت سیّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جب ملکِ شام کے شہر دِمَشْق پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ نازو نعم (عیش وعشرت) کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور آسائش و آرام کے دِلدادہ ہیں۔ آپ ان کے اندازِ زندگی کو دیکھ کر کہ وہ دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں، بہت پریشان ہوئے۔ ایک بار آپ نے ایسے ہی ایک اجتماع میں فرمایا: اے اہلِ دِمَشْق! تم سب دِین میں اسلامی بھائی، گھروں میں ایک دوسرے کے پڑوسی اور دشمن کے مقابلے میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہو، پھر کیا وجہ ہے کہ تم مجھ

سے محبت نہیں کرتے؟ میری محنت و مشقت تمہارے علاوہ دوسروں پر صرف ہو رہی ہے، میں تمہارے علما کو دنیا سے رخصت ہوتے دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے بے علم، علم حاصل نہیں کرتے۔ تم رزق کی تلاش میں اپنی آخرت بُھولے بیٹھے ہو۔ سُنو! ایک قوم نے مضبوط محلات تعمیر کئے، کثیر مال اکٹھا کیا اور لمبی لمبی اُمیدیں باندھیں مگر وہی محلات ان کی قبروں میں تبدیل ہو گئے، ان کی اُمیدوں نے انہیں دھوکے میں ڈالا اور ان کا مال ضائع ہو گیا، خبر دار! علم حاصل کرو کیونکہ علم سکھانے اور سیکھنے والا اجر میں برابر ہیں اور ان دونوں کے علاوہ کسی شخص میں بھلائی نہیں۔(حلية الاولياء، ابو الدرداء، ۱/۲۷۳، حديث:۶۹۵ بتغير قليل)

اجل نے نہ کسریٰ ہی چھوڑا نہ دارا   اسی سے سکندر سا فاتح بھی ہارا
ہر اِک لے کے کیا کیا نہ حسرت سدھارا   پڑا رہ گیا سب یونہی ٹھاٹھ سارا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2) تیری جوانی کہیں دھوکہ میں نہ ڈال دے

مشہور وَلِیُّ اللہ حضرت سیِّدُنا منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نوجوان پر انفِرادی کوشش کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کر دی، لمبی اُمّید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کر لوں گا، وہ توبہ سے غافِل رہے۔ آخِر قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نفع نہ دیا، جیسا کہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعراء کی آیت نمبر 88 اور 89 میں ارشاد ہوتا ہے:

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

(پ ۱۹، الشعرآء: ۸۸-۸۹)

(نیکی کی دعوت، ص ۵۸)

(3) عبرت انگیز کتبہ:

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوزکریّا تیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "خلیفہ سُلیمان بن عبدالملِک مسجدِ حَرام شریف میں موجود تھا کہ اُس کے پاس ایک پتھر لایا گیا جس پر کوئی تحریر کندہ تھی۔ اُس نے ایسے شخص کو بُلانے کا کہا جو اِس کو پڑھ سکے۔ چُنانچہ، مشہور تابعی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے اور اسے پڑھا، اس میں لکھا تھا: "اے ابنِ آدم! اگر تُو اپنی موت کے قریب ہونے کو جان لے تو لمبی لمبی اُمیدوں سے کنارہ کشی اِختیار کرکے اپنے نیک عمل میں زِیادَتی کا سامان کرے اور حرِص ولالچ اور دنیا کمانے کی تدبیریں کم کردے۔ (یاد رکھ!) اگر تیرے قدم پھسل گئے تو روزِ قِیامت تجھے نَدامت کا سامنا ہوگا۔ تیرے اَہل وعیال تجھ سے بے زار ہو جائیں گے اور تجھے تکلیف میں مبتلا چھوڑ دیں گے۔ تیرے ماں باپ اور عزیز واَحباب بھی تجھ سے جُدا ہو جائیں گے۔ تیری اَولاد اور قریبی رشتے دار تیرا ساتھ نہ دیں گے۔ پھر تُو لوٹ کر دنیا میں آسکے گا نہ ہی نیکیوں میں اِضافہ کرسکے گا۔ پس اُس حسرت ونَدامت کی ساعت سے پہلے آخِرت کیلئے عمل کرلے۔"

(ذم الھوی، الباب الخمسون، حدیث: ۱۲۷۰، ص ۴۳۶)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی   جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اِس جہل سے تُو نکل بھی   یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے   یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم پر کیا گزرے گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، ہمارے دِلوں میں دنیا کی محبت اپنی جڑیں مضبوط کرتی جارہی ہے۔ ہم اپنے گھر والوں کو آرام پہنچانے اور انہیں پُرسکون ماحول فراہم کرنے کیلئے شب و روز کوشش کرتے ہیں، اندھیرے کو ختم کرنے کیلئے جگہ جگہ روشنی کا انتظام کرتے ہیں، گرمی میں ٹھنڈک کیلئے اے، سی (A C) اور سردیوں میں ٹھنڈک سے بچنے کیلئے ہِیٹر لگواتے ہیں، بجلی چلی جائے تو مُتَبادِل کے طور پر جنریٹر یا یو.پی.ایس (UPS) تیار رکھتے ہیں۔ ہر عقل مند شخص اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ ایک دن یہ سب چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ قَبر میں مُنتقل ہونا ہے، مگر افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جس دنیا میں عارضی رہنا ہے، اس کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے تو اتنے انتظامات کئے جائیں اور جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہو اس آخرت کو بالکل فراموش کردیا جائے۔ ذرا سوچئے! اس وقت ہم پر کیا گزرے گی، جب قَبْر کی وحشتوں، تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اُداسیوں میں ہم تنہا ہوں گے، وہاں نہ کوئی ہمدرد ہوگا اور نہ ہی کوئی مددگار، کسی کو بُلا سکیں گے نہ ہی خُود کہیں جاسکیں گے، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہوگی! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه قبر کے معاملات کے بارے میں کس قدر فکر مند رہتے ہیں اس کا اندازہ آپ کے فکر انگیز ان اشعار سے لگایئے، آیئے! ہم بھی وہ دلسوز اشعار سنتے ہیں اور اپنی موت و قبر کو یاد کرتے ہیں۔

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے — تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللہ
نکیرین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں — جوابات اُن کو آقا کیسے دُوں گا یارسولَ اللہ
برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے — عذابِ قبر کیسے سہہ سکوں گا یارسولَ اللہ
یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر — میں کیونکر ڈنک بِچّھو کے سہوں گا یارسولَ اللہ
یہاں معمولی گرمی بھی سہی جاتی نہیں مجھ سے — تو گرمی حشر کی کیسے سہوں گا یارسولَ اللہ

سر محشر بلا کی دھوپ ہے آقا کرم کر دو　　میں کیا محروم کوثر سے رہوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص ۳۲۲،۳۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں اور ہر انسان کو ایک دن موت آنی ہے، انسان جب دنیا میں آتا ہے تو ایک ترتیب سے آتا ہے مگر دنیا سے جانے کی کوئی ترتیب نہیں ہوتی، مثلاً بسا اوقات پوتے اور نواسے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں مگر ان کے دادا اور نانا زندہ ہوتے ہیں۔ بسا اوقات کسی کے بارے میں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ بس اب یہ چند دنوں، گھنٹوں یا منٹوں کا مہمان رہ گیا ہے اور عنقریب اس کا نام بھی مُردوں کی فہرست میں لکھ دیا جائے گا لیکن اس شخص کو پھر سے ایک نئی زندگی مل جاتی ہے اور وہ مزید کچھ عرصہ جینے میں کامیاب ہو جاتا ہے، جبکہ جس کے بارے میں گمان تک نہیں ہوتا کہ یہ اتنی جلدی مر جائے گا مگر آہ! وہی شخص اچانک کسی بیماری یا حادثے کا شکار ہو کر دیکھتے ہی دیکھتے موت کے منہ میں جا پہنچتا ہے۔ آیئے! اب دل تھام کر ایسے ہی ایک نوجوان کی عبرت ناک موت کا واقعہ سنئے اور اپنے اندر فکرِ آخرت پیدا کیجئے، چنانچہ

آہ! مستقبل کا ڈاکٹر!

سردار آباد (فیصل آباد) کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر (Final Year) کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک (Picnic) منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈُوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آکر پانی میں چھلانگ لگا دی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خُود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! مستقبل کا ڈاکٹر بے چارہ ڈُوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کہرام مچ گیا، ماں باپ کے بُڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، ماں باپ کے سہانے

سپنے پورے نہ ہوسکے اور وہ بے چارہ ذہین طالب علم M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزَلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر کے امتحان میں مبتلا ہو گیا۔(پر اسرار خزانہ، ص ۱۰-۱۱)

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر　　اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر　　یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیوں کر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ والدین کا اکلوتا سہارا جس کو والدین نے بھوک و پیاس برداشت کرکے انتہائی محنت ومشقت کے ساتھ اس امید پر ڈاکٹر بنایا ہو گا کہ وہ ہمارے بُڑھاپے کا سہارا بنے گا، لیکن آہ! موت نے ڈاکٹر کی سند ہاتھ میں آنے سے پہلے ہی اسے قبر میں پہنچادیا۔ ذرا سوچئے! ہم میں سے کسی کی عمر 20 کسی کی 30 کسی کی 40 کسی کی 50، کسی کی 60 اور کسی کی اس سے بھی زائد زندگی گزر چکی ہو گی، مگر ہم اب بھی موت سے غافل ہو کر مزید جینے کی امیدیں لئے نت نئے منصوبے بنانے میں مشغول ہیں، حالانکہ ہم میں سے کسی کو بھی نہیں معلوم کہ آئندہ سال بھی ہم زندہ رہ پائیں گے بھی یا نہیں، ہمارے وہ رشتہ دار یا دوست واحباب جو پچھلے سال ہمارے ساتھ تھے، مگر اب وہ اس فانی دنیا میں نہیں رہے، ممکن ہے کہ آج کی رات ہمارا نام بھی مُردوں کی فہرست میں شامل کر دیا جائے اور یہ سال ہماری زندگی کا آخری سال ثابت ہو کیونکہ آج کی رات وہ رات ہے جس میں آئندہ سال مرنے والوں کے نام مُردوں کی فہرست میں لکھ دیئے جاتے ہیں، چنانچہ

بھلائیوں والی راتیں

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اللہ پاک (خاص طور پر) چار (4) راتوں میں بھلائیوں

کے دروازے کھول دیتا ہے (۱) بَقَر عید کی رات (۲) عیدُ الْفِطْر کی رات (۳) شعبان کی پندرَہْویں (15ویں) رات کہ اس رات میں مرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزْق اور (اِس سال) حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں (۴) عَرَفہ (9 ذُوالحِجّہ) کی رات۔ اذانِ (فجر) تک۔ (دُرِّمنثور، ۷/۴۰۲)

دولہا کا نام مُردوں کی فہرس میں

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: (لوگوں کی) زندگیاں ایک شعبان سے دوسرے شعبان میں ختم ہوتی ہیں، حتّٰی کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا ہوتا ہے۔ (کنزالعمال، قسم الأقوال، کتاب الموت، الجزء ۱۵، ۸/۲۹۲، حدیث: ۴۲۷۷۳)

مکان بنانے والا مُردوں کی فہرس میں

حضرت سیّدُنا امام اِبنِ اَبِی الدُّنیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیّدُنا عطا بن یَسار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نِصف شعبان کی رات (یعنی شبِ بَرَاءَت) آتی ہے تو ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک صَحِیفَہ (صَ۔ حِیْ۔ فَہ) دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اِس صَحِیفَہ کو پکڑ لو، ایک بندہ بستر پر لیٹا ہوگا اور عورتوں سے نِکاح کریگا اور گھر بنائے گا جبکہ اس کا نام مُردوں میں لکھا جاچکا ہوگا۔ (دُرِّمنثور، ۷/۴۰۲)

بڑھاپے سے پاکر پیامِ قضا بھی ۔۔۔ نہ چونکا، نہ چیتا، نہ سنبھلا ذرا بھی
کوئی تیری غفلت کی ہے اِنتہا بھی ۔۔۔ جنوں کب تلک؟ ہوش میں اپنے آ بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے ۔۔۔ یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نازک فیصلے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی 15 ویں رات کتنی نازُک ہے! نہ جانے قِسْمت میں کیا لکھ دیا جائے۔ آہ! بعض اوقات بندہ غَفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اُس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ چُنانچہ

بَہُت سے لوگوں کے کَفَن دُھل کر تیّار ہوتے ہیں مگر کَفَن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں، مُتَعَدَّد افراد ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی قَبْریں کُھدی ہوئی تیّار ہوتی ہیں مگر اُن میں دَفْن ہونے والے خوشیوں میں مَسْت ہوتے ہیں، کئی لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ اُنکی ہَلاکت کا وَقت قریب آچکا ہوتا ہے، نہ جانے کتنے ہی مکانات کی تعمیرات مکمَّل ہونے والی ہوتی ہیں مگر مالکِ مکان کی مَوت کا وَقْت بھی قریب آچکا ہوتا ہے۔ (الغنية، ۳۴۸/۱)

نہ دِلدادۂ شعر گوئی رہے گا　　نہ گرویدۂ شہرہ جوئی رہے گا
نہ کوئی رہا ہے نہ کوئی رہے گا　　رہے گا تو ذِکرِ نکوئی رہے گا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قابلِ توجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض بد نصیب ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر اس بابرکت رات میں بھی اللہ کریم نہ تو نظرِ رحمت فرماتا ہے، نہ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور نہ ہی ان کی بخشش و مغفرت فرماتا ہے۔ آیئے! سنتے ہیں وہ بد نصیب کون ہیں، چنانچہ

رحمتِ خداوندی سے محروم لوگ

اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: "میرے پاس حضرت جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَام آئے

اور عرض کی کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ پاک اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ پاک اس رات میں بُغْض رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے اور تکبر کی وَجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔(الترغیب والترھیب،کتاب الصوم،الترغیب فی صوم شعبان...الخ،۲/۳۵،حدیث:۱۵۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لرز جائیے! اور جھٹ پٹ گھبرا کر گناہوں سے توبہ کرلیجئے ورنہ یاد رکھئے! گناہوں کا انجام ہلاکت ورسوائی کے سِوا کچھ نہیں، اس سے پہلے کہ ہم اپنے عزیزواقرباء کو روتا چھوڑ کر اور دنیا کی رونقوں سے منہ موڑ کر قبر کے ہولناک اور تارِیک گڑھے میں ہزاروں مُردوں کے درمیان تنہا سو جائیں ان گناہوں سے بچنے کی کوئی تدبیر کریں، ان گناہوں سے پیچھا چُھڑانے کا ایک بہترین حل ایسے لوگوں کی صحبت حاصل کرنا بھی ہے جن کی زندگی شب و روز خوفِ خدا اور عبادت و رِیاضت میں گزرتی ہو، جن کو دیکھ ہمیں اللہ کریم کی یاد آجائے، جن کی باتیں ہمارے دل میں فکرِ آخرت کا جذبہ بیدار کریں، جن کا عمل ہمارے نیک اعمال میں اضافے کا سبب بنے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول میں یہ خوبیاں نظر آتی ہیں، لہٰذا ہم بھی ان کی صحبت اختیار کریں، ان کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مذاکروں میں شرکت کا معمول بنالیں اور سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کے مسافر بنتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا اور موت کے وقت کلمۂ طیبہ بھی نصیب ہو گا۔

آیئے! اس بارے میں ایک مدنی بہار سنئے اور اپنا ایمان تازہ کیجئے، چنانچہ

مغفرت کا سبب

مرکزُ الْاولیاء لاہور (پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے والدِ محترم دعوتِ اسلامی کے مبلغ تھے۔ ایک بار شدتِ مرض کی وجہ سے ان کے حواس سلامت نہ رہے۔ کچھ دیر بعد اچانک ہی آنکھیں کھول کر بڑے جوش وخروش کے ساتھ دُرُودِ پاک اور کلمہ طیبہ کاوِرد کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد سکون سے لیٹ گئے۔ اُس اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کے دیکھا تو ان کے والد کی روح قیدِ جسم سے آزاد ہو چکی تھی۔ انتقال کے کچھ دن بعد انہوں نے خواب میں اپنے والدِ محترم کو دیکھا تو پوچھا: آپ کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا: دُنیا میں بے عملی کی وجہ سے قبر میں مجھے کچھ گھبراہٹ تھی مگر اللہ کریم نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں شمولیت کے سبب مجھے بخش دیا۔ یہ مدنی خواب دیکھنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ خُوش نصیب اسلامی بھائی بھی داڑھی منڈانے سے توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے اور سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سر پر سجالیا۔

چلے جان اس شان سے کاش یہ سر		درِ مصطفیٰ پر ہو خم یاالٰہی
مجھے دیدے ایمان پر استقامت		پئے سیّد محتشم یاالٰہی
خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا		پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی
تو عطّارؔ کو بے سبب بخش مولیٰ		کرم کر کرم کر کرم یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے، خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دِین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذَریعہ **پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعتکاف** بھی ہے اور

اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتِکاف کیا، اس کے **پچھلے تمام گُناہ بخش** دیئے جائیں گے۔ (جامع صغیر ص۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہوسکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو **پورے ماہِ رَمَضان المبارک** کا اِعتکاف کرہی لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، **اللہ پاک** کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمَضان شریف میں عبادت کا خُوب اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمَضان ہی میں شبِ قَدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف** فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا شان ہے کہ رِضائے الٰہی پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مصروفیات سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کیلئے مُکمّل طور پر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں مصروف کردیتا ہے اور ان تمام دنیوی مصروفیات سے کنارہ کَش ہوجاتا ہے، جو اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حقیقۃً یا حکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہت رکھتا ہے جو اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب وروز اللہ پاک کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج۱ص۲۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دَورانِ اِعْتِکاف** کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَزْکم زندگی میں ایک بار اِس **اَدائے مصطفٰی** کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعْتِکاف کرہی لینا چاہئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَاللہعَزَّوَجَلَّ اِس سال بھی دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں **پورے ماہِ رمضان** اور **آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف** کی ترکیب ہو گی، دُنیائے دعوتِ اسلامی میں سب سے بڑا اعتکاف **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ** (کراچی) میں ہوتا ہے، جس میں اس سال بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز وروزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ **روزانہ 2 مدنی مذاکروں** کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے **معلومات** کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔ **امیرِ اہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارک **صحبت ملتی** ہے، **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی** میں ہونے والے پورے ماہِ رمضان کے اِعتکاف کی تیاریوں کو مزید تیز کر دیجئے۔

عالمی مدنی مرکز کے علاوہ دیگر کئی اور شہروں میں بھی **پورے ماہِ رمضان** کا اعتکاف ہوگا، تمام عاشقانِ رمضان اپنے شہر کے متعلقہ ذمہ داران سے اس کی معلومات حاصل کر کے ابھی سے تیاری شروع کر دیجئے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
تم سُدھر جاؤ گے پاؤ گے برکتیں مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
فضلِ ربّ سے ہدایت بھی مل جائے گی مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
نیکیوں کا تمہیں خوب جذبہ ملے مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
ربّ کی رحمت سے جنّت میں پاؤ گے گھر مَدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش مرمم، ص، 639)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 104 شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے شعبوں میں سے **چند شعبہ جات** کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

جامعۃُ المَدِینہ ﴿عالمِ دین و عالمہ بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کیلئے جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں طلبۂ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طِبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بِلا مُعاوضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعات المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعات المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد جامعات المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	**546** (پانچ سو چھیالیس)
طلبۂ کرام وطالبات کی تعداد	تقریباً 40109 (چالیس ہزار ایک سو نو)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 4124 (چار ہزار ایک سو چوبیس)
فارغ التحصیل طلبہ وطالبات	6871 (چھ ہزار آٹھ سو اِکہتّر)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے۔** (المعجم الکبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)

مدرسۃُ المَدِینہ ﴿تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی

کے تحت ہزاروں مدارس المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی منّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدارس المدینہ میں پڑھنے والوں کو سُنّتوں کا پیکر بنانے کیلئے ان کی مدنی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اَخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اوران میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی منّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے:

تعداد مدارس المدینہ (ملک وبیرونِ ملک)	2761 (دوہزار سات سو اِکسٹھ)
تعداد مدنی مُنّے اور مدنی منّیاں (ملک وبیرونِ ملک)	تقریباً 128413 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ)
اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف)	تقریباً 7198 (سات ہزار ایک سو اٹھانوے)
حفظِ قرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً 74329 (چوہتّر ہزار تین سو اُنتیس)
ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد	تقریباً 215822 (دولاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بائیس)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت دُور کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۱۷/۲۲، حدیث: ۳۱)

خُدّامُ المساجد ﴿مسجدیں بنانے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دعوتِ اسلامی، **مسجد بھرو تحریک** کے ساتھ ساتھ **"مسجد بناؤ تحریک"** بھی ہے۔ ملک وبیرونِ ملک اس وقت کم وبیش **589 مساجد زیرِ تعمیر** ہیں۔ سینکڑوں **مساجد، مدنی مراکز** (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک صَدقہ کرنے والوں کو صَدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صَدقہ کے سائے میں ہو گا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷)

فیضانِ مدینہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ **مدنی مراکز "فیضانِ مدینہ"** بنائے جاتے ہیں، ملک وبیرونِ

ملک تقریباً 407 **فیضانِ مدینہ** قائم ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بیشک صدقہ ربّ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔**

(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴)

مدرسۃُ المَدِینہ بالغان ﴿بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دُکان وغیرہ) اور مختلف اَوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قرآن کے ساتھ ساتھ نماز کے بُنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سُنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی تعداد تقریباً 13853 (تیرہ ہزار آٹھ سو ترپّن) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 89043 (نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بے شک مسلمان کا صَدقہ عمر بڑھاتا اور بُری موت کو روکتا ہے اور اللہ پاک اس کی برکت سے صَدقہ دینے والے سے تکبُّر و تَفاخُر (بڑائی اور فخر کرنے کی بُری عادت) دور کردیتا ہے۔** المعجم الکبیر، ۱۷/۲۲، حدیث: ۳۱

مدرسۃُ المَدِینہ بالغات ﴿بالغہ اسلامی بہنوں میں تعلیم قرآن عام کرنے والا شعبہ﴾

جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قرآن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اِسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قرآنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ **مدرسۃ المدینہ بالغات** میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 **ہزار** سے زائد ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **صبح سویرے صَدقہ دو کہ بلا صَدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔** شُعَبُ الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳

ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع ﴿اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں﴾

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ہزاروں مقامات پر اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرکے علمِ دِین حاصل کرتے ہیں، صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ وار اِجتماعات ہورہے ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **جو اللہ پاک کی رِضا کی خاطر صَدقہ کرے تو وہ (صَدقہ) اس کے**

اور آگ کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔

ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارسُ المدینہ**، **جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات** کے جُملہ اَخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاوُن فرمائیے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جائیے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنائیے، چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرت سَیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں **روزہ رکھو**۔ بے شک اللہ پاک غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دُوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دُوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ المدینہ میں داخلے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا شعبہ **جامعۃ المدینہ للبنین** (اسلامی بھائیوں کیلئے) جامعۃ المدینہ للبنات (اسلامی بہنوں کیلئے) علمِ دین کی شمع فروزاں کرنے میں شب و روز مصروفِ عمل ہے۔ جامعات المدینہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں طلبۂ کرام وطالبات کو علمِ دِین کے نُور سے منور کرنے کے ساتھ ساتھ تنظیمی و اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے، جامعۃ المدینہ سے فارغ ہونے والے مدنی علما اور مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے کئی **شعبہ جات میں خدمات** سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچوں، بہن، بھائیوں اور عزیز واقارِب

کو جامعۃ المدینہ میں داخلے کی ترغیب دِلائیے۔ **امیر اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ **فرماتے ہیں:** ہر مسلمان کو چاہیے کہ کم از کم اپنے ایک بیٹے اور بیٹی کو عالم و عالمہ بنائے۔ جامعات المدینہ میں درسِ نظامی (عالم وعالمہ کورس) کے داخلے جاری ہیں۔

داخلوں کی آخری تاریخ: 26 شوال المکرم 1439ھ (11 جولائی 2018ء):

اسلامی بھائیوں کے داخلوں کے لئے اپنے قریبی جامعۃ المدینہ للبنین میں **دن 10 تا 1** اور اسلامی بہنوں کے داخلوں کیلئے اپنے قریبی جامعات المدینہ للبنات میں ہر **جمعرات کو صبح 9:00 تا 1:00** رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ نمبر۔(**0311-1753826**)۔۔(صرف اسلامی بھائیوں کیلئے)

jamiatulmadina@dawaeislami.net: jamiapak@dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی **فضیلت** اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قبرستان کی حاضری کے مدنی پھول!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالہ "163 مدنی پھول" سے قبرستان کی حاضری کے متعلق مَدَنی پھول سنتے ہیں۔ چنانچہ

نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے تمہیں زیارتِ قُبُور سے منع کیا تھا، لیکن اب تم قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ یہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب اور آخِرت کی یاددلاتی ہے۔ (اِبن ماجه، ۲/۲۵۲، حدیث: ۱۵۷۱) قبورِ مسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام و شُہداءِ عظام کی حاضری سعادت بَرسعادت اور نہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) ہے، (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/۵۳۲) (ولیُّ اللہ کے مزارشریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زیارت کو جانا چاہے تو مُستَحَب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفل پڑھے، ہر رَکعت میں سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُورۂ اِخْلَاص پڑھے اور اس نَماز کا ثواب صاحبِ قَبْر کو پُہنچائے، اللہ پاک اس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا، (عالمگیری، ۵/۳۵۰) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو (ایضاً) قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں، (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/ ۵۲۲، ۵۲۶) بلکہ قبر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں، قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیّت ہو تو کفر ہے (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ، ۲۲/۴۲۳) قبرِستان میں اُس عام راستے سے جائے، جہاں ماضی میں کبھی بھی مسلمانوں کی قبریں نہ تھیں، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں پاٹ کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار، ۱/۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار، ۳/۱۸۳) کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار (یعنی توڑ پھوڑ) کر کے فرش بنادیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، تِلاوت اور ذِکرو اَذکار کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے زیارتِ قبر میّت کے مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو اور اس (یعنی قبر والے) کی پائنتی (پا۔اِن۔تِی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اس کی نگاہ کے سامنے ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ مخرّجہ، ۹/۵۳۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" ھدیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سُنتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد